بیان

رسالہ کمل الطال حرکت الارض

مصنفہ

جناب مولانا محمد رکن الدین صاحب کمل نورنجانی بانت

جناب میرزا موحد سلمہ الصمد نے خوشخط لکھا

مقام دہلی

محمد میر حسن رضوی کے مطبع مین چھپا

قیمت ۱ر

۱۹۳ ۲ ۹ ۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد قادر مطلق کے جسنے زمین کو مرکز عالم کا اور ساکن کیا اور آسمانون کو گرد اگرد اوسکے محیط فرما کے
اونکو نفس ناطقہ مرید اور محرک دیا اور نعت رسول برحق کی جسنے جام آگاہی کل شب معراج مین پیا
اور خلعت اطلاع نن امت پر سیا محمد رکن الدین مکمل خدمت خادمان طلبہ و فضل میں عرض
کرتا ہے کہ عالمان علم ہیئت کی رائے نسبت گردش زمین اور آسمان کے آپسمین متخالف ہے
اور ہر کوئی بزعم خیالات اپنے کے اسرار انکے کا کاشف آمل بنا اس اختلاف کی اگرچہ اول سے
چلی آتی ہے اور ہر کسیکو اپنی ہی بات بہاتی ہے اور اقوال حکماے سلف کی بہی اسبات مین بیشمار
ہین اور رد و قدح کی یہی انبار کے انبار لیکن منجملہ اقاویل مختلف فیہ کے قول بطلیموس اور فیثاغورس
مین صرف اسقدر فرق ہے کہ بطلیموس زمین کو مرکز عالم کا اور قایم قرار دیکر گرد اوسکے کرۂ آب اور
گرد اوسکے کرۂ ہوا پہر گرد اوسکے کرۂ آتش پہر فلک قمر بعد ش فلک عطارد پہر فلک زہرہ اور شمس
اور مریخ اور مشتری اور زحل اور فلک ثوابت اور فلک اطلس اور فلک الافلاک علی الترتیب
لکہتا ہے اور کہتا ہے کہ آسمانون کو گردش ہے بعض کو مشرق سے بجانب مغرب اور بعض کو مغرب سے
بجانب مشرق اور ہیأت افلاک حسب رائے اوسکے کئی طرح پر ہین چنانچہ مفصل ذکر اون کا مع

مع احوال گردشین اونکے اور دوائر او مراقواس اور مناطق اور بروج کے کتب اصلی یونانی اور عربی اور فارسی مین جو درمیان علماے اسلام کے رائج مین درج ہے یہان گنجایش تحریر اوسکی نہین ہے اور فیثاغورس آفتاب کو مرکز اور قائم قرار دیکر گردش زمین و قمر و دیگر سیارون کا گرد اوسکے قائل ہے اور اجرام سماوات یعنی وجود آسمانون کا منکر ہے - اگرچہ جو مسائل ان دونو حکیم عالی ذہن کے اقوال پر متفرع ہوتے ہین انجام اونکا ایک ہے یعنی تغیر فصول و تبدل موسم و ظہور روز و شب و وقوع کسوف و خسوف و بروز صور ہلالی و بدری قمر و عوارض سکان خط استوا و طول و عرض وغیرہ حالات دونون سے ایک ہی طرح نکلتی ہین کسی کسی امر خفیف مین کچھ اختلاف ہے لیکن چونکہ ہیئت فیثاغورسی مین وجود آسمانون کا معدوم ہوجاتا ہے اور کتب مذہبیہ اہل اسلام و یہود و نصارے سے وجود آسمانون کی گواہی دیتے ہین اسواسطے علماے اسلام نے جو نہایت دانا اور دور اندیش تھے بسبب خلاف مذہب ہونے کے اوس ہیئت کو نامنظور فرماکے تردید اوسکی کی اور قول بطلیموس کو جو مطابق شرایع انبیا اور رسولون کے تہا مقبول ٹہیرا کے اوسکو شایع کیا - دانایان فرنگ نے باوصف کہ اہل فرنگ ہین کتب مذہبی اپنی سے اغماض کرکے قول فیثاغورس کو جو خلاف اقوال انبیا کے تہا پکڑا اور چونکہ وہ ہیئت بہ نسبت ہیئت بطلیموسی کے آسان اور قریب فہم تھی اوسیکو مروج کیا اور قائل گردش زمین اور عدم افلاک کے ہوئے حالانکہ کتاب اول بیبل جسکو توریت اور کتاب پیدایش کہتے ہین اول ورق مین حال پیدا ہونے آسمان اور زمین کا درج ہے اگر آسمان صرف جوف کا نام ہے تو وہ تو پہلے تہا پہر پیدا کرنا کسکا اوس عبارت سے مراد ہے - اگرچہ علماے نامدار اسلام نے بسبب خلاف شرع ہونے اس ہیئت کے بہت دلائل تردید اوسکے کے تحریر فرمائے ہین اور رسالے اور کتابین تصنیف ہوچکی ہین اور اب تک انگریزون کی طرف سے کسی دلیل کا جواب نہین بن آیا چنانچہ علاوہ از دلائل مندرجہ کتب عربی اور فارسی مصنفہ زمان السابق کے رسالہ مولوی رفیع الدین صاحب دہلوی و رسالہ قول متین وغیرہ تصانیف جدید بہی بہت ہین لیکن مین صرف ایک دلیل جدید بفحواے کل جدید لذیذ اس رسالہ مین درج کرکے نام اسکا مکمل ابطال حرکۃ الارض رکہتا ہون

واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم **مقدمہ** واضح ہو کہ حکماے فرنگ ہیئت بطلیموس کو اپنے زعم سے محدود اور ہیئت فیثاغورس کو غیر محدود سمجھتے ہین اور وجہ اوسکی یہہ لکھتے ہین کہ عالم بحسب قرار دادہ مرکز زمین کے فلک الافلاک تک محصور ہوگیا اور باہر اوسکے پھر کچھ آبادی اور مخلوقات نہوگی ۔ اور حسب ہیئت فیثاغورس مقبولہ اپنے کے اس آفتاب مشہور کو مرکز قرار دیکر گرد اوسکے پھرنا زمین اور چاند اور سیارون مشہورہ کا مع چار سیارہ جدید کے جو وہ کہتے ہین کہ اب مرصود ہوئے ہین بتلاتے ہین اور یہہ گمان کرتے ہین کہ جسطرح اس آفتاب کے گرد چند سیارے پھرتے ہین ایسے ہی اور آفتابون کے گرد پھرتے ہونگے اور وہ سب آفتاب ایک بڑے آفتاب کے گرد جسکو شمس الشموس کہا جاوے پھرتے ہونگے ۔ لیکن اسکا ثبوت کچھ نہین صرف خیالی بات ہے یہہ نہین سمجھتے کہ اسطرح خیالی امور سے تو ہیئت بطلیموسی بھی محدود نہین کہی جا سکتی کیونکہ ہم بھی کہہ سکتے ہین کہ جسطرح کرہ فلک اطلس مع افلاک و عناصر وما فیہا ایک عالم جوف قدرت مین موجود ہے اسی طرح اور کئی فلک الافلاک مع ما فیہا اسی جوف مین ہووینگے جسطرح ایک بڑے وسیع میدان مین ہزارون بلکہ لاکھون گول برج آتشبازی کے معلق ہون اور اون سبکو اپنی اپنی طرح کی گردش اور طاقت ہو اور بیچ مین کوئی کرہ ایسا ہو کہ جسکے قوۃ جاذبہ کے سبب سب اپنے اپنے مکانون اور حیزون سے تجاوز نکر سکین یا کسی اور حکمت عجیب سے حکیم مطلق نے ٹھیرا رکھے ہون اور سب مین آبادی اقسام مختلف کی ہووے ۔ بلکہ اس امر کی گواہی اقوال انبیا سے بھی پائی جاتی ہے کیونکہ بعض انبیاء سے منقول ہے کہ یہہ جہان جسمین ہم آباد ہین ایک دانہ خشخاش کا منجملہ اون دانون کے ہے جو ایک بیضہ مرغ مین تصور کئے جاوین اور وہ بیضہ مع بیضہ ہاے دیگر کسی صندوق مین اور وہ صندوق مع صنادیق دیگر کسی گھر مین اور وہ گھر مع دوسرے گھرون کے کسی شہر مین اور وہ شہر مع دیگر شہرون کے کسی ملک مین اور وہ ملک مع دیگر ممالک کسی جہان مین ۔ اور ظاہر ہے کہ حسب ہیئت فیثاغورس کے زمین کو تین گردشین ثابت ہوتی ہین ایک گرد محور اپنے کے حرکت وضعی

وضعی دوسرے گرد آفتاب کے حرکت قسری تیسرے گردش الشموس کے دو ہی قسری ہے
لیکن دو حرکت اولیہ کا بیان مفصل کتب اہل انگلستان مین پایا جاتا ہے تیسری کو صرف زعم
اور خیال پر چھوڑتے ہین اوسکا کچھ حال نہین لکھتے اسواسطے تیسری حرکت کا کچھ ذکر یا تردید
ہم بھی نہین لکھتے باقی رہین دو اون مین سے جو حرکت وضعی گرد محور کے قرار دیتے ہین اوسکی
رد بہت شرح اور بسط سے کتب اسلامیہ مین موجود ہے علاوہ برآن اگر اوسکو فرض بھی
کیا جاوے تو ہمارے اقوال مذہبی سے کسی مین کچھ خلل نہین آتا اور نیز بزد بد حرکت وضعی
کی اثناے تردید حرکت قسریہ کی بھی آجاوے گی جہان لکھا گیا ہے کہ جس شے مین میل حرکت
مستقیم کی ہوتی ہے اوس مین میل حرکت مستدیرہ کے نہین ہوتی و نیز اخیر اس رسالہ مین ایک
اور دلیل بھی درج ہے یہی دو دلیل ضمنی کافی ہین سے چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو
کار ۔ باقی رہی حرکت قسری جو گرد آفتاب کے بیان کرتے ہین اوسکی تردید مین صرف
ایک دلیل عام فہم لکھی جاتی ہے واللہ الموفق والمعین **مقصد** مبرہن ہو کہ حرکت خواہ
کمی ہو یا اینی یا وضعی یا منجملہ دیگر اعراض تسعہ مشہورہ کے صرف دو قسم ہوتی ہے ایک
ذاتی دوسری عرضی حرکت ذاتی اوسکو کہتے ہین جس سے جسم کسی شے کا خود متحرک
ہووے چنانچہ مثالہاے آئندہ سے معلوم ہوگا حرکت عرضی وہ ہے کہ کسی شے کو حاصل
ہو اور بسبب تبعیت اوسکے کے ایک دوسری شے کو بھی حرکت آجاوے جیسے کہ آدمی یا
دیگر اشیا کو جو کشتی یا گاڑی مین بیٹھے ہون بسبب حرکت کشتی یا گاڑی کے حرکت آجاتی ہے
پس وہ آدمی یا شے خود متحرک نہین ہوتے بلکہ بجاے خود رہتے ہین کشتی یا گاڑی کی حرکت
اون کو حرکت دیتی جاتی ہے یا جیسے کہ حسب قول حکماے فرنگ بسبب گردش زمین کے
آدمیون اور دیگر حیوانات اور نباتات اور جمادات و عمارات کو حرکت ہے یہ عرضی ہے
پس ظاہر ہے کہ زمین کو حرکت عرضی نہین ہے کیونکہ زمین کسی اور شے کے بیچ یا اوپر
رکھی ہوئی نہین جسکے باعث سے اسکو حرکت عرضی ہووے بلکہ سب زمین کو معلق بتاتے

ہین باقی رہی حرکت ذاتی وہ صرف تین قسم ہوتی ہین قسری یا ارادی یا طبعی کیون کہ شے
محرک کو یا تو کوئے دوسری شے یا قوۃ خارج سے حرکت دیتی ہوگی جیسے تیر کو کمان اوپر
کی طرف حرکت دیتی ہے یا خراس کو بیل یا پن چکی کو پانی یا گاڑی کو گھوڑا اور بیل
کہ ان سب کے بیچ کوئی قوۃ یا شے حرکت دینے والی نہین بلکہ باہر سے دوسری چیز
حرکت دیتی ہے ایسی حرکت کو ذاتی قسری کہتے ہین ذاتی اسواسطے کہ اوس شے کا جسم
اور ذات حرکت قبول کرلیتی ہے اور قسری اسواسطے کہ بسبب قوۃ قاسر کے حاصل ہوتی
ہے یا کوئی قوۃ حرکت دینے والی خود اوسی شے کے بیچ ہوتی ہے یہہ دو قسم ہے کیون کہ
اگر وہ شے بسبب موجود ہونے قوۃ محرکہ کے بذات خود اپنے شعور اور ادراک سے حرکت
کرے تو اوسکو قوت ذاتے ارادی کہا جاتا ہے جیسے انسان و دیگر حیوانات چلنے
اور پھرنے اور اوٹھنے اور بیٹھنے مین حرکت کرتے ہین ذاتے اسواسطے کہ ذات اور جسم
اون کا حرکت کرجاتا ہے اور ارادی اسواسطے کہ اپنے ارادہ اور شعور سے یہہ حرکت
کرتے مین ــ اور واضح ہو کہ یہہ حرکت ارادی بجز حیوانات ذی ارادہ اور شعور کے
اور اشیاے غیر ارادہ اور بے شعور مین ہرگز نہوگے اور اگر وہ شی بسبب موجود ہونے
قوۃ محرکہ کے بذات خود بلا شعور و ارادہ بے اختیار خودبخود حرکت کرے تو اوسکو حرکت ذاتی طبعے
کہتے ہین جیسے حرکت نمو انسان و دیگر حیوانات و نباتات مین ہے یا وہ حرکت جس سے مٹی
کی ڈلی یا تیر یا پتھر جو اوپر کو پھینکا گیا ہو خودبخود پھر نیچے کو چلا آتا ہے یہہ قوت ذاتی
اسواسطے ہے کہ ذات اشیا اور اجسام اون کے خود حرکت مین آتے ہین اور طبعے
اسواسطے ہے کہ خود اصل طبع اونکی بلا کسی سبب دوسری کے یہہ حرکت دیتی ہے ــ
اب جاننا چاہیے کہ قوت ذاتی طبعی کی یہہ تاثیر ہوتی ہے کہ جس شے کے کل مین وہ پائی جاوے
تو اوسکے اجزا مین بھی بدستور ہوتی ہے بشرطیکہ اون اجزا کو کچھ نقصان قواے
طبعی کا نہ پہنچا ہو مثلاً مٹی جو اپنے مرکز کی طرف حرکت قوت طبعی سے آتی ہے اوسکے جو

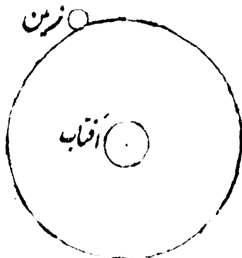
جو جزو اوپر کو پھینکی جاوے سب مرکز کی طرف آوے گی یا پتھر اور تیر کے خواہ کیسی
ٹکڑے کر کے جب اوپر کو پھینکے جاوینگے سب نیچے آوینگے درخت کی شاخین اور
آدمی و دیگر حیوانات کے اعضا اگر کاٹے نجاوین تو سب اپنے کل کی طرح حرکت
نمو کرتے رہینگے اور کاٹنے سے قوت طبعی مین نقصان آجاتا ہے — اور دانایان فرنگ
پتھر وغیرہ کا اوپر سے زمین کی طرف آنا بسبب قوت جاذبہ زمین کے کہتے ہین اوس
مین گفتگو کرنے کا یہہ مقام نہین کیونکہ اختصار مطلوب ہے خیر صرف مٹی و دیگر
اشیا کی مثال واسطے حرکت طبعی کے کافی ہے کیونکہ حرکت طبعی کو وہ بھی مانتے ہین
صرف واسطے سمجھانے عوام کے اسقدر طوالت ہوئی ہے — دوسرا واضح ہو کہ جس
شے کی طبع مین میل حرکت مستقیم کی ہوتی ہے وہ حرکت مستدیر نہین کرتے اور جس
چیز مین میل حرکت مستدیر کی ہو وہ حرکت مستقیم نہین کرسکتی اور ظاہر ہے کہ زمین مین
میل حرکت مستقیم کے ہے کیونکہ یہہ جدہر پھینکے جاوے اپنے مرکز کی طرف آتی ہے
اور جو شے محیط سے جانب مرکز آوے وہ بہر حال ایک خط مستقیم پر جسکو وتر کہتے ہین
آویگی کیونکہ اقصر خطوط واصلہ ہین نقطہ محیط اور مرکز صرف خط وتر ہوتا ہے سو وہ
مستقیم ہوتا ہے — پس چونکہ ثابت ہوگیا کہ زمین مین میل حرکت مستقیم کے ہے
تو پھر کسی طرح حرکت مستدیر اوسکی طبع مین نہین ہوسکتی کیونکہ ایک طبیع مین دو ام
متخالف ایک جنس کی پائی جانے ممکن نہین ہین پس حرکت زمین کی گرد آفتاب کے
طبعی بھی نہین اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ زمین کو شعور اور ارادہ بھی نہین ہے اسواسطے
اس مین حرکت ارادی بھی نہین باقی رہی صرف حرکت قسری سو اہل فرنگ بھی
اسی حرکت قسری کے قائل ہین کیونکہ وہ کہتے ہین کہ جرم آفتاب مین ایک قوت
جاذبہ ہے کہ وہ سب سیارون اور زمین کو چارطرف سے اپنی طرف کشش کرتے
ہے اور ہر ایک سیارہ اور زمین مین قوت متنفرہ ہے کہ وہ بسبب اوس قوت

کی خلاف جانب آفتاب کو جانا چاہتے ہین اور چون کہ دونو قوتون کا آپس مین تقابل واقع ہے تو زمین اور سیارے ایک ایک خط محیط پر گرداگرد آفتاب کے گہومتی رہتے ہین۔ لیکن واضح ہو کہ حرکت قسرے جسکا ذکر سابق ہو چکا ہے اس تعبیر سے و نیز دلائل دیگر سے دو قسم معلوم ہوتی ہے ایک وہ کہ شئے قاسر شئے مقسور کو دہکا دیکر اپنی طرف سے ہٹا دیوے جیسے کہا جاوے کہ ایک گولہ کسی شئے کا زمین پر رہکے اور کوئی آدمی اوسکو اپنی طرف سے دہکا دیکر خلاف جانب اپنے کو سرکا دیوے دوسری قسم وہ کہ شئے قاسر شئے مقسور کو خلاف جانب سے اپنی طرف کہینچ لیوے جیسا کہ گاڑی کو بیل یا بگہی کو گہوڑا پس قوت جاذبہ آفتاب از قسم حرکت قسری قسم ثانے کی ہے کہ زمین کو اپنی طرف کہینچتا ہے چون کہ وہ بسبب قوۃ منصرفہ کے دوسری طرف جانا چاہتی ہے لاجرم اوسکو گردش مستدیر حاصل ہوتی ہے اب ہم اس گردش کو رد کرتے ہین۔ ظاہر ہے کہ جب زمین اور آسمان مین قوۃ منفرہ اور قوۃ جاذبہ حسب قول اہل فرنگ فرض کیجاوے تو حال ان دونو کرہ کا نسبت ایک دوسرے کے دو حال سے خالی نہوگا یا مقابل اور بازدید ایک دوسرے کے ہووینگے یا غیر مقابل اور مختفی یکدگر سے سو دونو صورتون مین انجذاب قوت جاذبہ آفتاب زمین کو حرکت مستدیر نہین دے سکتا بلکہ لازم آتا ہے کہ زمین ایک نقطہ پر قائم رہے کسی طرف کو گردش نکرے اول ہم حال صورت اولی یعنے مقابلہ اور بازدید کا نقشہ مین سمجہاتے ہین اور نقشہ یہ ہے



فرض کرو کہ ت کرۂ آفتاب ہے اور س کرۂ زمین اور مقابل ایک دوسرے کے واقع
مین پس اگر آفتاب مین قوت جاذبہ فرض کیجاوے تو یا کہا جاوے گا کہ قوت جاذبہ صرف
ایک خط الف پر ہے باقی دونو طرف خطوط ج ن ص ع ف اور ق ا ل ہ د ی پر نہین پس
اول تو یہہ امر فی نفسہ باطل ہوگا کیون کہ ممکن نہین کہ صرف ایک جگہہ ایک شے کی قوت ہو
اور باقی جسم اوس قوت سے خالی رہے فرضاً اگر کہا جاوے کہ صرف مرکز آفتاب مین یہہ
قوت ہے باقی کرہ گرداگرد خالی ہے تو لازم آوے گا کہ انبساط اوس قوت کا ہر جا بسمت
کرۂ مذکور کے مساوی ہو پس گویا وہ قوت سارے کرہ مین محسوب ہوگی اور اگر فرض کیا
جاوے کہ صرف ایک سمت ایک خط پر خروج کرتی ہے تو لازم آوے گا کہ زمین کسی طرف کو
گردش نکرے کیون کہ صرف ایک خط قوت جاذبہ کا جس طرف سے کہچتا ہے اوس طرف
کو اوسی خطوط پر رجوع کرنا اوس کا واجب ہے اور بسبب قوت متنفرہ کے ایک جگہہ کہڑی
رہے گی کیون کہ خطوط ج ن ص ع ف ق اور ل ہ د ی کوئی قوت نہین جس سے انحراف
زمین کا کسی طرف کو لازم آوے اور ظاہر ہے کہ جب دو جسم زمین مقابل ایک دوسرے کے
اس صورت سے واقع ہون اور ایک دوسرے کو اپنی طرف صرف ایک خط پر کہینچے اور دوسرے
تنافر کرے تو اگر زور قوائی دونو کا برابر ہوگا تو اپنی اپنی جگہہ پر کہڑے رہین گے۔ اور یا
فرض کیا جاوے کہ آفتاب کے سارے جسم مین یہہ قوت جاذبہ ہے اسواسطے خطوط ج ن
ص ع ف کی کشش سے ایک طرف کو مائل ہو کر حرکت مستدیر کرتی ہے تو ہم کہین گے کہ
مقابل ج ن ص ع ف کے خطوط ق ل ہ د ی پر بہی برابر اوسیطرح کی قوت جاذبہ موجود
ہے پس جب دونو طرف خط الف کے کشش قوت جاذبہ کی برابر ہوئی تو ایک طرف کو میل
کرنا اوس کا ہرگز ممکن نہین کیون کہ دونو طرف الف کے جسم آفتاب کا برابر ہے اور برابر
جسم مین قوت بہی برابر ہووے گی اور برابر کا برابر پر غالب ہونا ممکن نہین کشش اوس حالت
مین کارگر ہوتی ہے کہ جب ایک شے دوسرے سے زیادہ زور اور قوت رکہتی ہو پس بطور

مقابلہ اور بازرید کے حرکت مستدیرہ زمین کو نہین ہوسکتی ـ اب دوسرے واضح ہے کہ
علم حکمت کی اسواسطے وضع ہوی ہین کہ ہر ایک شے کی ماہیت بقدر طاقت بشری کے معلوم
کرسکین پس جب ماہیت اشیا سے واقفیت نہ پیدا ہوسکے اور ہر ایک امر اور ہر ایک دعوے
کو بلا دلیل چھوڑا جاوسے تو پھر اسقدر دردسر کی کیا حاجت ہے صرف مانند کتب مذہبی کے
خدا کی قدرت اور اپنی لاعلمی کا حوالہ دیدینا سب سے بہتر ہے طرفہ تر یہہ ہے کہ حکماے فرنگ
نے بڑے زور شور سے اس ہیئت کو مقبول کیا اور عمدہ جانکر شایع کیا پھر جس قدر اصول
اوسکے ہین اون مین سے کسی پر بھی برہان قائم نہین کرسکے مثلا وہ کہتے ہین کہ زمین ابتدا
مین خدا تعالے نے بناکر پھینک دی اور ایک طرف کو چلی جاتی تہی کہ آفتاب آگے سے سامنے
اوسکے آگیا اسواسطے جب قوت جاذبہ آفتاب نے اپنی طرف کشش کی اور زمین کا زور خط مستقیم پر
براہ خود جانا چاہتا تہا اسواسطے گردش گرد آفتاب پیدا ہوگئی سو دیکہیے کہ ان دونوں امر پر کوئی دلیل نہین ہے
نہ اس امر کی کہ زمین اول کس طرف سے آئی اور کدہر کو جاتی تہی اور زور آنا اوس کی تاثیر اور کس
قوت سے تہا ـ اور نہ اس امر پر کوئی برہان ہے کہ آفتاب کی قوت جاذبہ کس طرح ثابت
ہوئی اور کسطرح اوسپر تیقن ہوسکے ـ زیادہ تر تعجب یہہ ہے کہ پھر گردش زمین کی گرد آفتاب
ایک دائرہ پر نہین بتلاتے کیون کہ اگر دائرہ پر کہین تو قرب اور بعد آفتاب کا جو ہمیشہ تابستان
اور زمستان مین مشاہدہ ہوتا ہے اوس کا کوئی جواب بن نہین آتا اسواسطے لاچار ہوکر

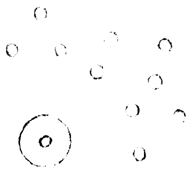


گردش زمین کی گرد آفتاب بشکل بیضوی
فرض کی ہے اسطرح پر
پس نہایت تعجب یہہ ہے کہ جب قوت جاذبہ
آفتاب مین فرض کی تو وہ بہرحال سب اطراف
اوسکے مین یکسان ہوگی علے ہذا القیاس زمین کی قوت متنفرہ پھر چاہیے کہ گردش برابر ایک
دائرہ پر ہو کسی طرف کم و بیش نہو دسے آفتاب مین ایک طرف قوت جاذبہ زیادہ اور

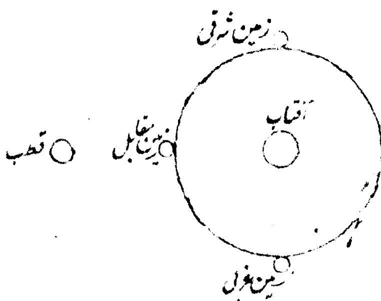
ایک طرف کم ہونے کی کوئی دلیل نہین دے سکتے اور بعضی کتابون مین کہتے ہین کہ جسم آفتاب کا ایک طرف سے پولا اور ایک طرف سے خوب سخت ہے اسواسطے بجانب پولائی کے قوت جاذبہ کم ہے لیکن اسکا بہی کچہہ ثبوت نہین — اور بیضوی شکل مین بہی ایکطرف سے زمین آفتاب کے بہت نزدیک اور ایک طرف سے زیادہ دور بتلاتے ہین — اور جب نہایت نزدیک ہوتی ہے تو چاہیے کہ قوت جاذبہ آفتاب بسبب قرب کے زیادہ تر کارگر ہوگی اوسکو کہینچ لیوے — اس کا بہی کچہہ جواب شافی نہین دے سکتے — ایک مثال پتنگ کے ہولارے کی دیا کرتے ہین کہ اوسی طرح زمین بہی ہولارا ہوتا ہے وہ محض نادانی کی مثال ہے کیونکہ پتنگ مین جو باعث مثل ہوا اور بوجہہ وغیرہ کے ہوتے ہین وہ زمین اور آفتاب مین بدین صورت پائی نہین جاتی اور نہ کسی طرح یہہ مثال اوسکی ہو سکتی ہے۔ اب کوئی دانا آدمی کہہ سکتا ہے کہ زمین بلا وجہ گرد آفتاب کے پہرتی ہے اور گردش بہی بیضوی ہے اور کبہی نزدیک ہوجاتی ہے کبہی آفتاب سے دور چلی جاتی ہے اور ان سب امور کے کوئی باعث نہین ہین ہان اگر ایک آدہے امر کی دلیل نہو باقی سب دلائل سے ثابت ہوجاوین تو البتہ آدمی مان سکتا ہے نہ کہ سب مسائل بے برہان اور ساری باتین بے دلیل مان لی جاوین — تعجب پر تعجب یہہ ہے کہ بعضے کم عقل اور کم فہم واسطے سمجہانے اور بہکانے عام لڑکون کے یہہ دلیل واسطے عدم گردش آفتاب اور سیر زمین کے لایا کرتے ہین کہ آفتاب بڑا ہے اور زمین چہوٹی اسواسطے لازم ہے کہ چہوٹی چیز بڑی چیز کے گرد پہرے کیونکہ کباب گرد انگیٹہی کے پہرا جاتا ہے اور کوئی دانا انگیٹہی کو گرد کباب کے نہین پہیرتا — سبحان اللہ یہہ کیا دلیل حکیمانہ ہے جسپر احمق بہی ہنسے کرتے ہونگے کسواسطے کہ اس بزرگ نے یہہ نہین سمجہا کہ سبک چیز کا اوٹہانا اور بہاری چیز کا قائم رکہنا انسان کسواسطے اختیار کرتا ہے اور اوس کا سبب کیا ہے — اگر ذرا سا بہی سوچ کرتا تو سمجہہ سکتا کہ آدمی صرف بسبب زیادہ ہونے بوجہہ کے بڑی چیز کو نہین اوٹہاتا اور چہوٹی چیز کا بوجہہ کم ہوتا ہے اسواسطے اوسکو

اوٹھانا پسند کرتا ہے — کیونکہ اپنا آرام سب سے انسان مقدم سمجھتا ہے — پس زمین
اور آفتاب کی گردش مین جنکو نہ کوئی اوٹھائے ہوئے ہے اور نہ کوئی ہاتھہ پر پھیرتا ہے
جسکو بوجھہ کا ڈر ہو یہہ دلیل کس طرح صادق آسکتی ہے خدا نے کچھہ اپنے ہاتھون پر زمین یا
آفتاب کو نہین اوٹھایا ہوا کہ وہ بوجھہ سے ڈرتا ہلکے کو اوٹھانا اور پھیرنا فرضاً اگر اوٹھایا بھی ہوتا
تو وہ انسان کی طرح کمزور اور بے طاقت نہین کہ ایسے ایسی سہولتون کی طرف خیال
فرماتا پس جب فکر بوجھہ کا نرا تو بھاری اور ہلکے کا اوٹھانا اور پھیرنا برابر ہوگیا کیونکہ جب
سبب نرہا تو مسبب خود نہوگا — اور قوت جاذبہ جو زمین مین فرض کرتے ہین اوس کا بھی یہی
حال ہے — اوسکا ثبوت بھی محال ہے مگر اس کتاب مین اوسکی کچھہ ضرورت نہین —
طرفہ تر یہہ ہے کہ آفتاب کو جو ایک طرف سے پولا بتلاتے ہین اور اپنے خط محور پر گردان
بھی کہتے ہین تو ہمیشہ پولا اور سخت طرف متبدل ہونے لو لازم پڑے گا اور اسی سبب
حرکت زمین مین بھی قلت اور کثرت واقع ہونی لازم آوے گی اور نیز معائنہ خورشید سے
چاہیے کہ حالات اوسکے متبدل نظر آوین سو یہہ مشاہدہ سے غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ آفتاب
ہمیشہ یکسان نظر آتا ہے — حرکات خمسہ متحیرہ کی ہرگز نہین چاہتے ہین کہ زمین پھرتی ہوگی
اور جو حکماے فرنگ آفتاب و دیگر کواکب کو شموس قرار دیکر عدم حرکات اونکے کے قائل ہین
اور گرد ایک ایک شمس کے کئی ستیارون کو گردان بتلاتے ہین اسکی تردید تو بہت ہی
آسان ہے اول تو یہہ بات صرف خیالی ہے ثبوت اسکا کچھہ نہین جسکی تردید کی جاوے
لیکن چونکہ اونہون نے ہر ایک کتاب مین اس قول کو درج کیا ہے اور عقیدہ اون کا
اسپر پختہ ہوگیا ہے اسواسطے چند کلمات بخاطر ان لوگون کے جو اون کتب کو دیکھکر
جلدی یقین کرلیتے ہین لکھے جاتے ہین — واضح ہو کہ اگر کواکب بجائے شموس ہون اور
چند ستیارے گرد اونکے گردش مین مصروف تو لازم ہو کہ ہمکو اکثر ستیارے اپنے اپنے
مکانون کو چھوڑ طرف کم و گردش کرتے نظر آوین اور کبھی ایک شمس کی جانب راست

کبھی جانب چپ اور کبھی جانب شرق کبھی جانب غرب کبھی جانب بالا کبھی جانب زیر نظر آوین اور بصورت نیچے اور اوپر مقابلہ ہونے کے لازم ہووے کہ اون وقتون مین ہماری نظرون سے بطور کسوف اور خسوف کے چھپ جایا کرین چنانچہ ایک شمس کی مع سیارون کے ہم اس جگہہ صورت لکھتے ہین



معلوم کرو کہ جب یہہ سیارے جو گرد اس شمس کے گردش کرتے ہین ہمکو ہمیشہ ایک ہی حالت مین کبھی نظر نہ آوین گے چاہیے کہ کبھی کسی طرف کبھی کسی طرف نظر آوین حالانکہ یہہ بات بدیہ البطلان ہے کیونکہ جمیع کواکب ہر رات اور دن مین خاص اپنے اپنے مکانات پر نظر آتے ہین الا بعض ثوابت اپنے مکانات اصلی سے جو اہل ہیئت زمانہ سابقہ نے اپنی کتابون مین لکھی ہین کچھہ کچھہ تغیر کر گئے ہین سوا اس سے گردش اونکی گرد شمس کے ثابت نہین ہوتے گردش گرد شمس تو جسطرح ہووے اوسی طرح ایک تغیر عظیم کی خواہان ہوتی ہے کہ موافق اپنے اپنے دورہ کے ہمیشہ ہوا کرے سو یہہ بات ثابت نہین ۔ قطب شمالی کے قریب جو ایک ستارہ بنام قطب مشہور ہے



اوسکا ہمیشہ ایک ہی فاصلہ اور ایک ہی جانب پر نظر آنا گردش زمین کو باطل ٹھہراتا ہے اگرچہ ایک فاصلہ پر رہنا گردش مین انداز نہین ہوتا مگر ایک ہی سمت پر رہنا ضرور یہہ چاہتا ہے کہ زمین ایک ہی مکان پر رہتی ہے ورنہ لازم آتا کہ قطب سال بھر مین کبھی تھوڑا سا ایک بار جانب شرق اور کبھی تھوڑا سا ایک بار جانب غرب اور دو بار میانہ

مشرق اور مغرب کے مقابل زمین کے معلوم ہوا کرتا - جیسا کہ آخر شکل صفحہ ۱۲ سے ظاہر ہے
اس صورت سے واضح ہوتا ہے کہ سال بھر مین زمین دو بار قطب کے مقابل ہوا کرے ایک
مرتبہ کے مقابلہ مین قطب جانب بالا اور ایک مرتبہ مین جانب پائین معلوم ہوا کرے اور دو
حالت بُعد مین ایک مرتبہ جانب غرب اور ایک مرتبہ جانب شرق نظر آیا کرے -- اور یہہ
صورت تحریر مین ایک دفعہ زمین کو بحالت جوف دور قطب سے لے جاتی ہے لیکن چونکہ زمین
آفتاب کے اوپر نیچے سے شرقی غربی دورہ کرتی ہے اور یہہ صورت دیکھنے کو دورہ شمالی جنوبی دکھلاتی
ہے اسواسطے شبہہ نہین آتا اسکو گردش شرقی غربی نیچے اوپر آفتاب کے سمجھنا چاہیے
اور جو دلیل منکر کے پانی کی لایا کرتے ہین کہ بحالت عدم حرکت زمین چاہیے کہ خط استوا سے
جانب خطوط شمالی کے جو بنسبت خط استوا کے پست ہین رجوع کرے -- یہہ عین نادانی ہے
کیونکہ اول تو پستی اور بلندی خطوط صرف ایک شے نسبتی اور اضافی ہے ساکنان
جانب شمال کو خط استوا اپنے سے اونچا معلوم ہوتا ہے اور ساکنان خط استوا کو خط جانب شمال اور جنوب کے
دیکھنے مین سے اسی طرح سے اونچے معلوم دیتے ہین پس فی الحقیقت پستی اور بلندی کرہ مین
کچھہ ہوتی نہین ہر ایک جگہہ بہ نسبت اپنے اونچی ہے اور اوسکی نسبت دوسرے اطراف پست
معلوم ہوتے ہین پس جس جگہہ مین خدا تعالے نے اول سے پانی کو قایم کیا ہے اوسی جگہہ رہتا ہی
اور وہ پانی روان نہین جو کسی طرف کو چلے صرف ایک جگہہ پر کھڑا ہے -- دوسرے جب حالت مین ہوا
اور آگ و دیگر کرویات نے اوسکو گھیرا ہے تو جنبش اوسکا ممکن نہین -- اور نیز اگر گردش زمین
کی سبب قیام پانی کا ٹھہرائی جاوے تو لازم آوے گا کہ ایک سمت کی گردش سے پانی کا
زور جانب زمین کے ہوا کرے اور جب خلاف اوسکے گردش دوسری جانب کی ہو تو پانی
زمین کو چھوڑ کر دور جا پڑے اور دکھہ زمین کا اوسکو اپنے سے الگ کرکے پھینک دیوے کیونکہ
پانی کے دوسری طرف کوئی شے روکنے والی نہین جس طرح ایک طرف زمین روکنے
والی ہے مثلا جب پانی کو لوٹے مین بھر کے لوٹی کو کہ جسمین رسی ڈالکے گھمایا جاوے تو

وہ پانی اوپر نیچے جانے سے گرتا نہین کیون کہ ایک طرف سے دہکا ہوتا ہے دوسری طرف
سے تلہ یعنی پیندہی لوٹے کی روکتی ہے لیکن جب پیندی لوٹے کی نہووے توضرور وہ
پانی ایسی گردش مین دور جا پڑے اگر کہا جاوے کہ جو گردش آفتاب گرد محور اپنے کی کرتا ہے
بسبب اوس گردش کے زمین کو بہی ایک گردش گرد محور اپنے کے حاصل ہوتی ہے کیون کہ
اجزاے جاذبہ آفتاب جسقدر محاذ زمین سے منتقل ہوتے جاتے ہین اوسی قدر اجزاے
منجذبہ زمین بہی ہمراہ اونکے منتقل ہوتے ہین - تو یہہ شبہ بمعاینہ شکل اول مندرجہ رسالہ
ہذا در خطوط جاذبہ کرہ آفتاب کے جو زمین کی اطراف پر گرتے ہین خود رفع ہوسکتا ہے جب غور
کیا جاوے جذب اور کشش اون خطوط کو جمیع اطراف آفتاب سے بتامل دقیق کیون کہ اجزاے
جاذبہ ایک کرہ کے اجزاے منجذبہ دوسرے کرہ کو اوسحالت مین حرکت دے سکتے ہین کہ جب
قوت صرف ایک جانب کرہ جاذبہ کے ہووے اور دوسری طرف سے جسم اوسکا قوہ جاذبہ سے
خالی ہووے - چنانچہ اکثر ناواقف لوگ جو مثال گیند اور انگلی کی دیا کرتے ہین یا گویا کی
وہ اسی قبیل سے ہین جنکے ایک طرف قوت جاذبہ کا زور ہوتا ہے اور باقی اطراف قوت
جاذبہ سے بالکل خالی ہوتے ہین - لیکن جس صورت مین کہ اجزاے جاذبہ ایک کرہ کی چارون
طرف متساوی ہووینگے اور اجزاے منجذبہ دوسرے کرہ کے تو گردش کرہ اول سے
گردش کرہ ثانی کی ہرگز لازم نہ آوے گی - کیون کہ صاف ظاہر ہے کہ جس قدر اجزاے
جاذبہ محاذ کرہ منجذبہ سے منتقل ہوجاوینگے اوسیقدر اجزاے جاذبہ پیچہے سے اور آتے
جاوینگے اور بسبب تساوی زور اجزاے جمیع اطراف خصوصًا اجزاے متقابلہ زمین
کے زمین کو ہرگز حرکت نہوگی کیون کہ جس قدر اجزاے جاذبہ دوری پذیر ہوتے جاوینگے
وہ مقابل ہوتے جاوینگے اجزاے منجذبہ طرف ثانی زمین کو اور جب وہ اوسطرف
کو کشش کرینگے اور دوسری طرف اپنی طرف کو اور محاذ اپنی طرف کو تو لا محالہ قیام
زمین کا صرف ایک جگہہ پر اور قرار اوسکا اپنے مرکز پر لازم آوے گا - دیکھو صورت

آفتاب

ہ

ب

د

ج

ک

ص

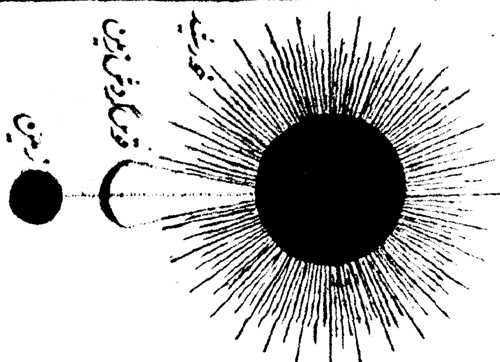
ل

ع

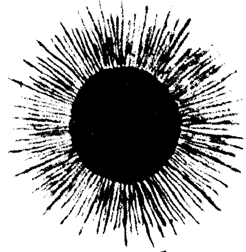
زمین

واضح ہے کہ جب ب ج د قوت جاذبہ مساوی سے تو ب اپنی طرف کو کشش کرے گی اس سے حرکت گرد محور ہونے کا احتمال ہوگا اور جب ج کشش کرے گا ت سے بہی وہ احتمال باقی ہوگا لیکن جب د اجزای مقابلہ زمین کو طرف ص سے کشش کریگا تو کشش ت اور ل کی مساوی کشش د اور ص کے ہوجاوے گی اور ج ر کے پہلے ہی مساوی ہی اس صورت مین ہرگز احتمال حرکت گرد محور کا رفع ہوتا ہے ہان اگر کہا جاوے کہ تارہا سے اجزا سے قوت جاذبہ کی کشش باہر سے جاکر فراخ ہوتی جاتے ہین کیونکہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب کرہ سے خطوط مستقیم باہر لگائے جاوین تو بیخ اونکی متصل یکدیگر ہووے گی اور سر بیرونی اونکے جسقدر دور ہوتے جاوین گے اوسیقدر فاصلہ اونکا زیادہ ہوتا جاوے گا اسواسطہ کہ ہر ایک دو خط مین زاویہ پیدا ہوتا ہی اور ہر دو خطوط اطراف زاویہ کو جسقدر طوالت ہوتی ہے اوسیقدر بُعد

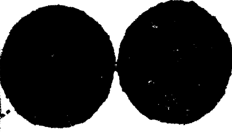
و ہذا صورتہ



تو اس سے صرف استقدر شبہہ لازم اویگا کہ جب ایک خط جسکو ڈنڈا چھلے دولاب کا یا کنگرہ پہیہ چرخ کا کہا جاوے محاذ زمین سے منتقل ہوگا اور وہ نزدیک تر ہوگا دوسرے خط لاحقہ سی تو پہر جانب اپنی طرف کشش کرے گا لیکن جب خط ڈنڈہ لاحقہ کا اوسی قدر فاصلہ پر آجاویگا جسقدر فاصلہ پر خط ڈنڈہ سابقہ کا گیا ہے تو پہر حرکت واپس کے لاحق ہوگی یعنی جسقدر آگے بڑہی تہی اوسیقدر پیچہے کو ہٹ جاویگی اور پہر یہہ لاحقہ سابقہ ہوجاوے گا اور جو اس سے پیچہے ہوگا وہ لاحقہ ہوگا وہ بہی یہی عمل کرے گا تو زمین گویا ایک چہوٹی قوس پر ہمیشہ آگے پیچہے ہوتی رہیگی اور ان خطوط اور ڈنڈون کو مثل کنگرہاے پہیہ خراس یا پہیہ اندرونی گہڑی یعنی شیشہ ساعت یا دیگر امثال اونکیکے خیال نہین کیا جاسکتا کیونکہ اون مین قسر اور ٹہوکر موجود ہوتی ہے جسکے سبب دوسری چیز کو علے الاتصال مانند معدات کے حرکت دیتے ہین اور سابقہ اور لاحقہ مین وہ قسر اور ٹہوکر نہین ہوتی لیکن جب چارون طرف سے کنگرہ اور ڈنڈہ علے الاتصال فی زمان واحد زور کرین تو ایک ڈنڈہ یا کنگرہ کا زور کارآمد نہوگا یہہ مثال اگرچہ ناقص ہے مگر واسطے سمجہانیکے کافی ہے علاوہ بران جسطرح خطوط قوۃ جاذبہ کی کہ کنگری شکل مرقومہ بالا مین تحریر ہوئی ایسی نہونی ممکن نہین کیونکہ اونکا جسم طویل مانند چوب اور ڈنڈے کے نہین ہوتا اور نہ کثیف ہی بلکہ قوۃ جاذبہ ایک چیز سے جب ظاہر ہوتی ہے تو پہیل جاتی ہے اور متصل بکدیگر ہوکر چلتی ہی اور آگے بڑہ کر منتشر ہوتی جاتی ہے مانند شعاع نظر کے اور صورت اوسکی ایسے ہوجاتی ہے •



پھر اس صورت مین بھی وہی تساوی قوای جمیع اطراف کا شبہ لازم آویگا اور گردش کرۂ ثانی کی ممکن نہوئیگی ـــ اور ایک گول چیز جب ساتھہ دوسری گول کے ملی ہو وے تو البتہ اوسطرح کی گردش حاصل ہوگی کہ ایک کے برخلاف دوسرا چلیگا



کیونکہ قسر ہوتی ہے ٹھوکر کی چنانچہ اسطرح دو لوٹلے ہو وینگے اور آفتاب اور زمین مین ٹھوکر کوئی نہین صرف قوت جاذبہ اور منجذبہ ہے سو انکی یہہ مثال ہوسکتی ہے کہ ایک گول سنگ مقناطیس کا بنایا جاوے گرد سوزن گردان اور ایک طرف سامنی اوسکے ایک گولی آہنی سر انداز سوزن رکھی جاوے اور پھر گولہ مقناطیسی کو اسکی محور پر گھمایا جاوے تو وہ گولی آہنی سوزن دار صرف اپنی جگہہ پر کھڑی رہے گی اور ہرگز گردش نہین کرے گی کیونکہ جسقدر اجزاے جاذبہ گولہ مقناطیسی کے محاذ گولی مذکور سے منتقل ہوتے جاوینگے اوسیقدر پیچھے سے اور آتے جاوینگے لامحالہ اوسکو کشش صرف خط مستقیم پر قصر الخطوط رہیگی اور خطوط طویلہ لواحق خط قصیر کی قوت جاذبہ کارگر نہوگی

شکل کرہ مقناطیس آغاز صفحہ ۱۹ مین درج ہی

۱۔ اور بعضون نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہر کرہ جسکا مرکز ثقل اور مرکز حجم ایک ہو ضرور اپنے محور پر گردش وضعی طبعی کرتا رہتا ہے چنانچہ اس سبب سے بعضی حکما قائل گردش زمین کے گرد محور نیز جملہ ایسے سیارون کے ہوئے ہین لیکن یہہ دلیل علمانے مردود کر چھوڑی ہے اس صورت مین بھی یہہ قوت طبعی وضعی ہوسکتی ہے اور کوئی قسم نہین تفصیل ان سب اقسام کی تذکرہ اور   اور رسالہ بر سید مین موجود ہے ـــ اور جو آپنے سوال کیا تہا کہ حرکت گرد محور کس قسم کی ہوتی ہے واضح ہو کہ حکما مبدا میل حرکت کو دو قسم لکھتے ہین ایک مبدا میل مستقیم دوسرا مبدا میل مستدیر اور یہہ مبدا بھی ایک قسم قوت ارادی یا قوت طبعی یا قسری کا ہوتا ہے پس گویا حرکت مستدیر گرد محور آفتاب کے قسم طبعی کا ہے اور حرکت طبعی کو جو تفسیر تنفر عن غیر الملایم و توجہ الی الملایم کرتے ہین وہ قول ضعیف ہے کیونکہ حرکت طبعیہ الی غیر الملایم بھی ہوتی ہے و نیز غیر الملایم کو بعض نے مقید بزمانہ الموجود کیا ہے اوس سے بھی اکثر شبہات وقع ہوتے ہین فقط ـــ جو سوراخ سے زمین مین گاڑی جاوے تاکہ مقناطیس کی طرف گولی نہ چلی جاوے ایک جگہ سوراخ مین گرد سوزن گھومتا ہو تو خود کھڑے رہنے کو

ہذہ صورتہ علے ما عرضنا من صورۃ الشمس والارض

کرہ مقناطیس محرک بحرکتہ سندیر فسری بدست فخصے

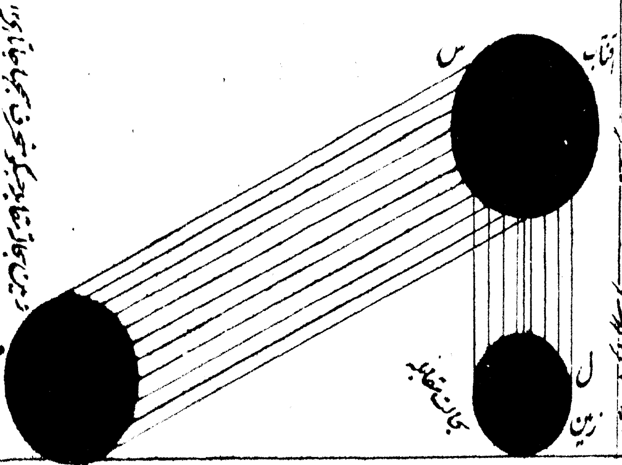
کہ از کجا گرفتہ بگرداند

کرہ آہن عظیم بجاے خود بند سوزن جو سوراخ میانہ مین ہو

انہم خطوط اوصل من الارض

اور یہہ کام بہت آسان ہے سنگ مقناطیسی ہر جگہہ موجود ہے جسکو ظن ہو تجربہ کرکے دیکھہ لیوے اور جاہے تو لوہے کی بھی نہایت خورد گولی سوراخدار بنالیوے اور مقناطیس کا بہت بڑا گولہ واللہ علم باسرار مخلوقاتہ والعلم الاعلم ما من کلمتہ رسولہ الکریم علیہ وعلے آلہ صلوۃ وتحیات فقط

حالت غیر مقابل اور مخفی کا نقشہ بتلایا جاتا ہے اور وہ یہہ ہے



فرض کرو کہ س آفتاب ہے اور زمین کسی غیر طرف مخفی ہے تو دو حال سے پہر خالی نہوگی یا جب آفتاب کے گرد گہومنے کو آئی تو مثل کرہ ل سامنے اور مقابل آئی ہوگی اسصورت مین وہی اعتراض پہلا قایم ہو جاویگا اور یا خط ل ب کو ایک راستہ اور سڑک فرض کیا جاوے اور کہا جاوے کہ ل سے جانب ب کو یا ب سے جانب ل کو جاتی ہے تو پہر بہی جب آفتاب جس جگہہ ہے اوسکو

نمودار ہوگا اوسی جگہہ سے مقابل بہی جاویگی اور وہین سے خطوط قوت جاذبہ بطور مذکورہ قسم اول کشش کرینگے مثل کرہ م اور وہی اعتراض پہلا قایم ہوجاویگا۔ اور اگر بلالحاظ تقابل فرض کیا جاوے کہ آفتاب سے پردہ ہے پردہ مین کسی طرح سے ک ل ب پر مثل کرہ ن چلتی آئی تو جب خط افصر پر مقابلہ مین بجاے م یا ل آویگی تب بہرحال وہی پہلی صورت بن جاویگی اور وہی اعتراض قایم رہیگا غرضکہ صرف وہی اعتراض تساوی قوت جانبین آفتاب کا بہرحال قایم رہتا ہی اوسکے ثبوت کو صرف ایک پہلی شکل کافی تہی لیکن چونکہ مینے زبانی اکثر انگریزی خوانون اور عیسائیون سے گفتگو کی تو اونہین سے کسی نے زمین کا سامنے ہونا اور کسی نے تیز رفتار ہونا راستہ ل ب پر بلا دلیل اور پہر برابر اگر گہومنا گرد آفتاب کے بتایا اور کسی طرح ثابت نکرسکے اسواسطے مینے یہہ سب صورتین درج کردین ہان اگر کوئی قاسر دوسرا سواے قوت جاذبہ آفتاب کے دہکا دینے والا ایکطرف زمین کے فرض کیا جاوے تو یہہ حرکت ثابت ہوسکے سو قاسر اور کوئی نہین اگر انگریز کوئی قاسر فرض کرین تو اوسکا جواب بہی ہوسکتا ہے فقط وفوق کل ذی علم علیم ؎

اب واضح ہو کہ صاحب قول ثانی نے جو حرکت قسری زمین مین ثابت نہین کی صرف اسیواسطے کہ قوت آفتاب قسر مین کارگر نہین ہوسکتی ورنہ اکثر کم فہمون کو اس رسالہ کے معائنہ سے یہہ شبہ ہوتا ہے اسواسطے یہہ رسالہ گویا تتمہ اوس رسالہ کا بہی ہوگیا ہے واللہ تعالی علی کل شئے قدیر فقط اب اسقدر تقریر سے یہہ بہی ثابت ہوگیا کہ زمین حرکت وضعی گرد محور اپنے کے نہین کرسکتی کیونکہ اگر خطوط قوت جاذبہ آفتاب صرف ایک طرف ہون تو حرکت وضعی گرد محور کے ہوسکے لیکن جب خطوط قوت جاذبہ آفتاب دونو طرف سے مساوی اگر زمین پر پڑتے ہین تو وہ بسبب تساوی قوت جانبین کے حرکت وضعی بہی زمین کو نہین کرنے دیوینگے ورنہ نقص اور ازدیاد قوت جاذبہ آفتاب کا ہر دو جانب مین پایا جاوے گا سو وہ باطل ہے اور ایک دلیل بطلان قوت وضعی کی پہلے آچکی ہے فقط واللہ اعلم باسرار مخلوقاتہ تمت طبعت

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ تکمیل الجبال حرکۃ الارض منقول از اصل مسودہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ بتاریخ ٦ ماہ صفر المظفر ١٣١٢ ہجری نقل تمام شد